ننّھی چیونٹی

ہدایت: استاد آواز کے مناسب اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور مناسب حرکات وسکنات کے ساتھ طلبہ کو کہانی سنائے۔ اس کے بعد طلبہ سے کہانی سنانے کے لیے کہے۔ چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر جانچ لے کہ طلبہ نے سمجھ کر سنا ہے۔

کسی جگہ بہت سی چیونٹیاں رہتی تھیں۔ وہ روزانہ خوراک جمع کرنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں۔ ان میں ایک ننّھی چیونٹی بھی تھی جو ہر روز اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ خوراک جمع کرنے جاتی تھی۔ ایک دِن اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امّی! آپ بوڑھی ہوگئی ہیں۔ بیمار بھی رہتی ہیں۔ اب آپ آرام کیجیے۔ کل سے خوراک جمع کرنے کے لیے مَیں اکیلی جاؤں گی۔“ ماں نے کہا، ”بیٹی! تم نے ٹھیک کہا لیکن خیال رکھنا برسات کے دن قریب ہیں۔ بارش شروع ہونے سے پہلے ہمیں زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لینی چاہیے۔ بارش میں باہر نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔“

دُوسرے دِن ننّھی چیونٹی دُوسری چیونٹیوں کے ساتھ خوراک جمع کرنے نکلی۔ وہ بڑی چیونٹیوں کی طرح بڑے دانے نہیں اُٹھا سکتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے دانے لاتی تھی۔ وہ اس دن زیادہ خوراک جمع نہ کر سکی۔

ننّھی چیونٹی اُداس ہوگئی۔ وہ اپنی خالہ کے گھر پہنچی اور انھیں اپنی پریشانی بتاتے ہوئے کہا، ”خالہ جان! بڑی چیونٹیاں تو بڑے بڑے دانے اُٹھا لیتی ہیں۔ وہ زیادہ خوراک جمع کر لیتی ہیں لیکن میں بڑے دانے نہیں اُٹھا سکتی۔ زیادہ خوراک جمع نہ ہوئی تو برسات میں ہمیں بڑی پریشانی ہوگی۔“

خالہ نے اُسے تسلّی دی، ”بیٹی! دِل چھوٹا نہ کرو۔ کل سے ہم ایک ساتھ دانہ جمع کرنے نکلیں گے۔ تم میرے گھر میں چھوٹے چھوٹے دانے جمع کرنا، میں بڑے بڑے دانے تمھارے گھر پہنچاؤں گی۔“ ننّھی چیونٹی خالہ کی بات سُن کر خوش خوش گھر لوٹی۔ اب وہ روزانہ پابندی سے چھوٹے دانے اپنی خالہ کے گھر پہنچانے لگی۔ خالہ بڑے دانے ننّھی چیونٹی کے گھر پہنچا دیتی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ بارش کا موسم آ پہنچا۔

ایک دن ننّھی چیونٹی اپنے گھر میں خالہ کے لائے ہوئے دانوں کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔ اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امّی! ہمیں خالہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ انھوں نے ہمارے لیے کتنی خوراک جمع کر دی ہے۔“ ماں نے کہا، ”تم نے بالکل صحیح کہا۔ چلو چل کر تمھاری خالہ کا شکریہ ادا کریں۔“

ننّھی چیونٹی اپنی ماں کے ساتھ خالہ کے گھر پہنچی۔ اس نے خالہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا، ”خالہ جان! آپ کی وجہ سے

ہمارے گھر میں بہت خوراک جمع ہوگئی ہے۔ اب بارش کا موسم آرام سے گزر جائے گا۔" خالہ نے اس کی بات سُن کر مسکراتے ہوئے کہا، "شکریہ تو مجھے تمھارا ادا کرنا چاہیے۔ ذرا غور سے دیکھو، تم نے جو چھوٹے چھوٹے دانے جمع کیے ہیں، وہ کتنے زیادہ ہیں۔ میرے جمع کیے ہوئے دانوں سے بھی بہت زیادہ۔" ننھّی چیونٹی اپنے جمع کیے ہوئے دانوں کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ وہ سیکڑوں کی تعداد میں تھے۔ خالہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا، "حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ دراصل تم نے بڑی چیونٹیوں سے کم محنت نہیں کی۔ یہ سب تمھاری محنت اور باقاعدگی سے کام کرنے کا نتیجہ ہے۔" (ماخوذ)

اتّحاد میں برکت ہے

کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ بڑا ہی نیک اور شریف تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ خوب ہٹّے کٹّے اور صحت مند مگر کسی میں باپ کی کوئی خوبی نہ تھی۔ چاروں کے چاروں بے حد لڑاکا اور جھگڑالو تھے۔ ہر وقت کسی نہ کسی بات پر لڑتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کو مارنا پیٹنا تو اُن کا روزانہ کا کھیل تھا۔ کسان کو اُن کی ایسی حرکتوں پر بہت دُکھ ہوتا۔ اُس نے کئی بار اُنھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپس میں لڑنا جھگڑنا بہت بُری بات ہے۔ وہ باپ کی باتوں کو ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے اُڑا دیتے۔

بے چارہ کسان بے حد پریشان تھا۔ وہ رات دن یہی دُعا مانگتا کہ اللہ میرے بچّوں کو عقل اور سمجھ دے۔ ایک دن وہ بیٹھا بچّوں ہی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُسے ایک ترکیب سوُجھی۔ اُس نے ایک درخت کی بہت ساری پتلی پتلی شاخیں جمع کیں۔ دس دس شاخوں کو رسّی سے باندھ کر چار گٹھے بنائے۔ لڑکوں کو بُلایا۔ جب چاروں لڑکے آئے تو اس نے ہر لڑکے کو ایک گٹھّا دیا۔ لڑکے حیرت سے کبھی کسان کو دیکھتے، کبھی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

کسان نے مسکرا کر کہا، "بچّو! آؤ آج ہم ایک کھیل کھیلیں۔ یہ گٹھے جو مَیں نے تم لوگوں کو دیے ہیں تمھیں اُن کو توڑنا ہے۔"

لڑکوں نے اُسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتے ہوں، یہ کون سی بڑی بات ہے۔

کسان نے پھر کہا، "تو شروع ہو جاؤ۔ دیکھیں سب سے پہلے گٹھّا کون توڑتا ہے؟"

چاروں لڑکے اپنے اپنے گٹھے کو توڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ وہ کافی دیر تک طاقت آزماتے رہے۔ اپنے جسم کا سارا زور لگاتے رہے مگر اُن میں سے کوئی بھی اپنا گٹھّا توڑ نہ پایا۔ جب وہ تھک ہار کر سُست پڑ گئے تو کسان نے اُن سے کہا، "ٹھیک ہے، لاؤ گٹھّے مجھے دے دو۔"

لڑکوں نے گٹھّے کسان کو دے دیے۔ کسان نے ایک گٹھّا کھولا۔ شاخوں کو الگ کیا اور ہر بیٹے کو ایک ایک شاخ دی اور کہا، "اب اسے توڑو۔"

چاروں نے فوراً کٹ کٹ چاروں شاخیں توڑ دیں۔

تب کسان بولا، "دیکھا بچّو! جب یہ شاخیں ایک دؤسرے کے ساتھ جُڑی تھیں، تم اُن کو نہیں توڑ سکے تھے مگر جب یہ الگ الگ ہو گئیں تو تم نے کتنی آسانی سے اُنھیں توڑ دیا۔"

لڑکے خاموشی کے ساتھ باپ کی بات سُنتے رہے۔

کسان نے اُن سے کہا، "یاد رکھو! اگر تم مِل جُل کر رہو گے تو کوئی تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ جب تم الگ الگ ہو جاؤ گے تو کوئی بھی بڑی آسانی سے تمھیں نقصان پہنچائے گا۔ جاؤ کھیلو کؤدو مگر آپس میں لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو۔ مِل جُل کر رہو، سمجھ گئے تم۔"

لڑکوں نے 'ہاں' میں سر ہلایا اور ایک دؤسرے کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گئے۔ کسان مُسکراتا ہوا اُنھیں دیکھتا رہا۔ (نیّر ندیم)